25-4-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر 3 (تلک الرسل)

▪ حدیث کے مطابق جو ایسے راستے پر چلتا ہے جس سے علم حاصل کرے اللہ تعالی اس کے لیے جنت کے راستے آسان کر دیتا ہے۔

▪ جنت کا راستہ مشقتوں سے بھرا ہوا ہے لیکن منزل بہت اچھی ہے۔

▪ ایسی مجلسیں جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان تک پہنچنے کے لئے جو مشقت ہے اس پر آخرت میں بھی اجر ہے اور دنیا میں بھی ان مجالس سے سکینت اور اطمنان پاتے ہیں۔

پارہ 2 سے یاد رہنے والی باتیں

1. زندگی تبدیلیوں کا نام ہے ان پر پریشان ہونے کی بجائے اللہ کی رضا پر راضی رہیں، قدم آگے بڑھانے چاہیئے تبدیلیوں کو قبول کریں۔
2. بعض لوگوں کے لیے کہا جاتا ہے کہ Change is death انکے لئے تبدیلی بہت بھاری ہوتی ہے۔
3. اپنی صحت، اولاد، یا کسی بھی دوسری چیز میں حالات کبھی بھی تبدیل ہو سکتے ہیں تو جب تبدیلی آجائے تو اسکو قبول کر لیں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اس میں بھی کوئی خیر ہے
4. اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔۔۔فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰت, نیکیوں میں دوڑ لگانی ہے۔
5. اپنی کمزوریوں کو جانیں, اپنے جذبات کو اپنی کمزوری نہیں بنانا ان کو کنٹرول کرنا ہے۔
6. ان چیزوں کی لسٹ بنائیں جو میرے جذبات کو ایک دم بے قابو کر دیتی ہیں؟
7. کچھ لوگ، کچھ باتیں، کچھ چیزیں امتحان ہوتی ہیں ایسی سیچویشن اور معاملات میں بہت محتاط رویہ اختیار کریں۔
8. مخلوق کی محبت اتنی زیادہ نہ ہو کہ وہ اللہ کی محبت سے بڑھ جائے ورنہ اللہ تعالی اسی کے ذریعے توڑے گا۔
9. محبوب جسکی محبت اللہ سے بڑھ جائے وہ ہی فتنہ بنتا ہے وہی آزمائش ہوتی ہے، وہی پریشانی کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالی کو اس پر غیرت آتی ہے کہ اسکا کوئی بندہ جسکو اس نے پیدا کیا اس نے سب کچھ دیا وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف زیادہ متوجہ ہو جائے۔

10. **خوشحال زندگی کا راز**

ذکر، شکر، صبر, ان تین کو نہ چھوڑیے، ان کو ہمیشہ یاد رکھیے۔ کبھی ذکر کی حالت میں ہوں گے، کبھی نعمت ملنے پر شکر کی حالت میں، کبھی مشکل آنے پر صبر کی حالت میں ہونگے۔

11 دو طرفہ تعلقات ہی بہترین ہوتے ہیں۔ یک طرفہ تو ایک لٹکتی ہوئی رسی ہوتی ہے جسکو کوئی تھامنے والا نہیں

12 عقلمند شخص اللہ کا حکم مان لیتا ہے۔

◈ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق کی وادی کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے آئے ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیات خود سیکھے یا ان کی قرآت کرے. یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین تین سے بہتر ہے اور چار چار سے بہتر ہے اس طرح ان آیات کی تعداد ان اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

▪ ہمارا ایمان ہے کہ جب ہم ان قرآن کی مجالس سے اٹھتے ہیں تو بہت سے دولت سمیٹ کر واپس جاتے ہیں.

✦ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ایک ایک آیت سیکھنے پر یہ اجر ہمارے لیے لکھ دے۔ آمین

سورت البقرۃ

❖ آیت 253

اللہ تعالی نے بندوں کی ہدایت کے لیے انبیاء اور رسول بھیجے۔ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار، ایک لاکھ چودہ ہزار، ایک لاکھ چار ہزار تک بتائی جاتی ہے. بحر حال ایک لاکھ سے زائد انبیاء دنیا میں آئے تھے ان میں سے 314 رسول تھے اور ان رسولوں میں سے 5 اولوالعزم رسول تھے جن کو اللہ تعالی نے باقی تمام رسولوں پر فضیلت بخشی.

▪ فضیلت مختلف وجوہات کی بنیاد پر ہے.

▪ دنیا میں بھی بعض انسانوں کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور اس فرق کے پیچھے کئی حکمتیں کار فرما ہیں. اس لئی ہمیں ہر وقت موازنہ نہیں کرنا چاہیے

کرنے کا کام

▪ دوسروں کی فضیلت مان لیں.

▪ آپس میں مقابلہ بازی سے گریز کریں۔

▪ حسد نہ کریں.

▪ اللہ نے ہمیں جو نعمت عطا کی ہیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے.

انبیاء کی فضیلت

بعض انبیاء سے اللہ تعالی نے کلام کیا جیسے موسیٰؑ اور نبی کریم ﷺ سے معراج کے موقع پر اللہ تعالی نے کلام فرمایا۔

عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے برص والے اور کوڑھیوں کو باذن اللہ تندرست کر دیا کرتے تھے۔ پرندے کی شکل بنا کر پھونک مارتے تو وہ اڑنے لگتا تھا۔

...الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ....

▪ دین تو سب کو ملا تھا لیکن بعد میں اس کی اپنی وضاحتیں کر کے ایک دوسرے سے اختلاف کیا۔

▪ بعد میں اختلاف اس حد تک آگے بڑھا کہ ایک دوسرے کو مارنے بھی لگے۔

▪ اللہ تعالی رخصت دیتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کو استعمال کریں۔

بعض لوگ اس آزادی کو اچھی طرح استعمال کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کا غلط استعمال کر کے اللہ کی پسند کے خلاف کام کرتے ہیں۔

❖ آیت254

جو اللہ کو نہیں مانتے، اللہ کا حق نہیں دیتے وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

▪ یہ نہیں فرمایا کہ جو ظالم ہوتے ہیں وہ کافر ہوتے بلکہ فرمایا جو کفر کرتے ہیں وہ ظلم کرتے ہیں.

آیۃ الکرسی

Action points

▪ قرآن مجید کی سب سے عظیم ترین آیت ہے۔

▫ شیاطین سے حفاظت کرنے والی آیت ہے.

▫ جنت میں لے جانے والی آیت ہے.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو موت کے علاوہ کوئی اور چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔

کرنے کا کام

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی لازماً پڑھنی ہے.

▪ اس آیت میں اللہ تعالی کے 5 نام اور 26 صفات کا ذکر ہے۔

واحد آیت جس میں سب سے زیادہ اللہ کی صفات کا ذکر ہے۔

اللہ تعالی ایک ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے .

وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی .

اس کے برعکس ہم انسان اگر ہمیں کھانا نہ ملے تو ہم جائیں، اگر زیادہ سردی یا زیادہ گرمی لگ جائے یا بیمار ہو جائیں تو مر جائیں، اور مرنا تو ہے ہی اگر ان میں سے کوئی سبب نہ بنے اور اسی طرح باقی سب مخلوقات ہیں کُلُّ من علیھا فان

اللہ کو فنا نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا.

سب کو قائم رکھنے والا ہے اس لیے کہ اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی.

کیونکہ اگر وہ سو جائے تو جن چیزوں کو اس نے تھام کے رکھا ہوا ہے ان میں سے تو کچھ بھی باقی نہ رہے۔

ہماری زندگی اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارا پیدا کرنے والا جاگتا رہتا ہے، اور ہماری حفاظت کرتا ہے۔

کوئی اس کے اذن کے بغیر سفارش نہیں کر سکتا اس لیے ہر دم اس کو راضی رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اس کا علم اتنا وسیع ہے کہ وہ ہمارے ماضی اور مستقبل کو جانتا ہے۔

کیا ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے آگے پیچھے کون سے فرشتے یا شیاطین موجود ہیں؟ نہیں معلوم۔

ہمارے آس پاس آگے پیچھے کیا ہو رہا ہے ہم اس سے ناواقف ہیں لیکن وہ جانتا ہے۔

ہم اللہ کے علم کے بارے میں نہیں جانتے مگر اتنا جتنا وہ چاہے، اللہ تعالی کے علم کے مقابلے میں ساری مخلوق کا علم اتنا ہے جتنا سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ ہوتا ہے۔

آسمان وزمین کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی.

کوئی چیز جو زمین پر بہت بڑی نظر آتی ہے جب وہ اوپر اٹھنی شروع ہوتی ہے تو بہت چھوٹی لگتی ہے۔

ہوائی جہاز زمین پر کھڑا ہو تو کتنا بڑا نظر آتا ہے لیکن آسمان پر ایک چھوٹے نکتے کی مانند نظر آنے لگتا ہے۔

اللہ تعالی کی ذات بلند بھی ہے اور عظیم بھی۔ لیکن یہ بلندی اس کی عظمت کو کم نہیں کرتی، وہ ہر اعتبار سے بہت بڑا ہے۔

❖ آیت256

لوگوں کو اسلام میں زبردستی داخل کرنے سے کیوں روکا گیا؟

لوگ اس پر عمل نہیں کریں گے۔

- دین میں داخل ہو کر بگاڑ اور فساد ہی پیدا کریں گے۔

لیکن جب ایک دفعہ اسلام کے دائرے میں داخل ہو جائیں تو اس کی پابندی کرنا لازم ہے

بالکل اس طرح کہ اگر آپ کسی بڑی آرگنائزیشن کے دفتر کے پاس سے گزریں تو آپ پر کوئی وہ پابندی نہیں جو اندر والوں پر ہے، جب آپ اس کا حصہ بن گئے تو آپ کو سب پابندیوں کو قبول کرنا ہوگا۔

❖ آیت257

ایمان کا سب سے بڑا انعام :

- اللہ کی دوستی اور ساتھ نصیب ہوتا ہے.
- اللہ بندوں کا معاون و مددگار ہوتا ہے. ان سے محبت کرتا ہے
- وہ بندے کو اپنے علاوہ کسی اور کے حوالے نہیں کرتا. ان کی ہدایت کا ذمہ دار ہے.
- انہیں روشنی عطا کرتا ہے کفر سے نکال کر اسلام کی طرف لانے کے بعد جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

❖ آیت257

اللہ تعالی ایمان والوں کا دوست ہے.

یہ شیاطین غلط کام اور راہیں سکھاتے ہیں۔

سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ انسان کا انجام اتنا بھیانک ہو۔

❖ آیت258

اس آیت میں نمرود بادشاہ کی طرف اشارہ ہے۔

ظالم کون ہیں جو حق کو دیکھ لیتے ہیں مگر مان کر نہیں دیتے۔

❖ آیت259

سو سال بعد کوئی کسی سوسائٹی میں زندہ ہو تو کتنی بڑی نشانی بن جائے گا، عجوبہ ہی ہو گا، اللہ نے جس طرح اس شخص کو دنیا میں اٹھادیا اس طرح قیامت کے دن بھی انسانوں کو اٹھائے گا۔

کچھ لوگ سچائی کی تلاش میں ہوتے ہیں ان کے ذہن میں بہت سے سوال ہوتے ہیں اللہ تعالی انہیں ایسے لوگوں سے ملوادیتا ہے یا ان کی زندگی میں ایسا واقعہ گزر جاتا ہے کہ جس کی بناء پر انہیں حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ اللہ انکی رہنمائی کر دیتا ہے۔

نمرود کو اللہ نے ہدایت نہیں دی مگر اس کو دے دی، اس کے ذہن میں بھی شبہات تھے مگر یہ حق کی تلاش میں تھا۔

❖ آیت260

نمرود ایمان سے بے بہرہ تھا، دوسرا شخص بین بین تھا، ابراھیم علیہ السلام ایمان کے اعلی درجے پر تھے مگر پھر بھی دل کو اطمینان اور راحت چاہیئے ہوتی ہے جو ایمان علیہ السلام جیسے ایمان لانے والے شخص کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

یقین کے تین درجات

✧ علم الیقین ✧ عین الیقین ✧ حق الیقین

یہ تینوں قرآن کی سورہ التکاثر میں موجود ہیں۔

▪ یقین پورا ایمان ہے اور ایمان کا اعلی ترین درجہ ہے.

▪ ابراہیمؑ نے مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں شک نہیں کیا تھا لیکن وہ اس بارے میں اپنی پوری تسلی اور قرار چاہتے تھے

❖ آیت262

ایمان لانے کے بعد صدقہ کرنا اعلی درجے کی نیکی ہے۔

صدقہ کا لفظ صدق، سچائی سے ہے۔

▪ صدقہ انسان کی سچائی کی دلیل ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مشن کو کتنا درست سمجھتا ہے اور کتنی قربانی کر سکتا ہے۔

▪ قربانی کرنے میں انسان سب سے پہلے اپنا مال سے قربانی کرتا ہے بعض مال کے ساتھ جان بھی لگاتے ہیں، بعض اپنا سب کچھ ہی دے دیتے ہیں، ہر ایک کے اپنے اپنے درجے اور مقام ہیں۔

▪ یہاں ان لوگوں کی مثال دی گئی جو دین کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز دی اس کے لیے اس کا 700 گنا لکھا جاتا ہے.

ایک صدقہ ہوتا ہے کسی مسکین کو کھلانا، ایک صدقہ ہوتا ہے کسی فقیر کو کھلانا پہنانا، یہ سب بھی صدقات میں شامل ہوتے ہیں اور بڑے اجر کا باعث ہیں، صدقہ انسان کی حفاظت کا سبب بنتا ہے۔

ایک صدقہ ہوتا ہے دین کی سربلندی کے لیے، دین کے دفاع اور سربلندی کے لیے، دین کو آگے بڑھانے کے لئے، اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے خرچ کرنا تاکہ سب لوگ اللہ کے دین کی طرف آجائیں۔

▪ اللہ کا نام بلند کرنے، اس کی حفاظت کے لیے دیا جانے والا صدقہ تمام صدقات کے مقابلے میں ایسی ہی بلندی رکھتا ہے جیسے خود اللہ تعالی کو ہر چیز پر بلندی حاصل ہے.

▪ یہ افضل ترین صدقہ ہے جس میں انسان دین کی ترقی کے لیے خرچ کرتا ہے۔

دین کی ترقی کس چیز سے ہوتی ہے؟

علم کا سیکھنا سکھانا، اس کے لیے ادارے بنانا، اس کی سہولیات کا انتظام کرنا ضروری ہے

کرسیوں، لائٹ، بنچوں، جوتے کے ریکس کا انتظام کرنے سے. قالین، چادر بچھانا تاکہ بیٹھ کر سیکھ سکیں،

یہ سارے کام کسی انسان کے لیے نہیں بلکہ اس دین کو پھیلانے، اپنے اور آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کے لیے ہے۔

یہاں تک کہ پارکنگ لاٹ کا انتظام سب کے لیے ہے

کیونکہ

☆ ایمان کی حفاظت علم کے ساتھ ہوتی ہے

فاعلم انه لا اله الا الله ، جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں

☆ ایسے طلباء کو سپانسر کرنا جو خرچ برداشت نہیں کر سکتے یا ان کی کتابوں، اخراجات پورے کرنے کا انتظام کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔

ان کے لئے کتابیں شائع کرنا یا ان کو بانٹنا کہ جس سے لوگ سیکھ سکیں

اب بھی الھدی میں ایسے بچے ہیں جن کے والدین ان کی فیس نہیں ادا کر سکتے کہ وہ حفظ کر سکیں یا تعلیم حاصل کر سکیں

جو سکھا رہے ہیں ان پر خرچ کرنا جو سیکھ رہے ہیں ان پر خرچ کرنا

جو آنے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں کر سکتے ان پر خرچ کرنا

اس صدقہ کو 700 گنا کیوں کہا گیا

اس لیے کہ

جب ایک طالب علم پڑھتا ہے تو وہ آگے کئی لوگوں کو پڑھانے کا باعث بنتا ہے۔

بعض ان میں سے بہت ہی اعلی درجے کی تعلیم حاصل کر کے ہزاروں لاکھوں کی ہدایت کا سبب بنتے ہیں تو جس نے ان پر خرچ کیا وہ جہاں جہاں جو کچھ بھی کریں گے ان سب میں اسک ابھی حصہ ہو گا۔

ہم دنیا سے چلے بھی جائیں گے تب بھی اس کی وجہ سے دین کو پھیلانے میں مدد ملتی رہے گی لہذا ایسا صدقہ خاص پرورش پاتا ہے۔

یعنی 700 گنا تو بڑھے گا اور پھر جتنا اخلاص ہو گا اتنا بڑھے گا۔

انسان جیسا خرچ کرتا ہے وہ اللہ کے پاس قیامت کے دن ویسا ہی 700 گنا ہو کر ملے گا.

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹنی صدقہ کی جس کی ناک میں نکیل بھی پڑی ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ شخص 700 اونٹنیاں لیکر آئے گا جن کی ناک میں نکیل پڑی ہوئی ہو گی۔

❖ آیت 263

صدقات کو ضائع کرنے والے کام

کسی غریب کی عزت نفس کو مجروح کرنا، دیکر احسان جتانا، کوئی نہ کوئی باتیں بنانا.

❖ آیت 264

غیر شعوری طور پر اپنے صدقات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

فلاں کی فیس میں دے رہی ہوں، ٹرانسپورٹ کا بندوبست کیا ہے وغیرہ وغیرہ بعض اوقات نجی مجلسوں میں سب کے سامنے ایسی باتیں کی جاتی ہیں تو ان سے بچنا چاہئیے۔

جیسے بارش مٹی صاف کر دیتی ہے اس طرح اس طرح کا دکھاوا صدقات کو ضائع کر دیتا ہے، عمل غائب، اعمال نامہ کورے کا کورا

☆ انسان کو اپنے صدقات کو چھپانے میں صبر سے کام لینا چاہیے، اور اپنی زبان بند رکھنی چاہیے کیونکہ ہم بندوں کی نظر میں بڑا بننے کے لئے نہیں کر رہے ہیں اللہ کے لئے کر رہے ہیں

☆ جو جتنا اخلاص سے صدقہ کرے گا اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا۔

سب سے بڑا اجر کیا ہے؟

☆ دلوں سے خوف و غم دور ہو جاتا ہے.

☆ دل میں ایک خاص طرح کی ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے

کئی ریسرچز بتاتی ہیں کہ چیرٹی کا کام کرنے والے لوگ بہت خوش رہتے ہیں

دو طرح کے لوگ

1: اپنے اوپر خرچ کرنے والے

2: دوسروں پر خرچ کرنے والے۔۔۔ ایسے لوگ زیادہ خوش رہتے ہیں۔

صدقہ کے دنیاوی فوائد:

☆ صدقہ خوشی، اعتماد، مثبت سوچ پیدا کرنے کا باعث ہے۔

☆ بہت سے دائمی امراض کا علاج صدقہ سے کیا گیا۔

☆ اسٹریس کا علاج صدقے سے کیا گیا۔

☆ صدقہ کرنا شکر گزاری ہے اور شکر گزاری نعمتوں میں اضافے کا باعث ہے۔۔

❖ آیت 265

جب انسان دل کی خوشی سے کچھ دیتا ہے چاہے وہ زکوۃ ہو یا صدقہ تو وہ ایمان کی حلاوت پاتا ہے۔

ایمان کا مزہ پانے والے کام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے یہ تین امور انجام دیئے وہ ایمان کا مزہ چکھ لے گا.

☆ جس نے ایک اکیلے اللہ کی عبادت کی اور بے شک اس کے سوا کوئی الہ نہیں۔

☆ جس نے دل کی خوشی کے ساتھ وہ زکوۃ ادا کی جو ہر سال اس پر فرض ہوتی ہے۔

☆ نیز زکوۃ میں بہت بوڑھا، گھٹیا جانور نہیں دیا بلکہ معتدل اور متوسط چیز دی کیونکہ اللہ نے نہ تم سے بہت بہتر چیز کا مطالبہ کیا نہ گھٹیا چیز دینے کا حکم دیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا تقوی اختیار کرو، اور اپنی پانچوں نمازیں ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

❖ آیت 267-266

یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے ساری زندگی بہت محنت کی بہت کچھ انویسٹ کیا بہت کمایا لیکن آخر میں سارا کا سارا مال ختم ہو کر رہ گیا.

▪ اس مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ بعض لوگ بڑے بڑے نیکی کے کام کرتے ہیں بڑی شہرت بھی ہو جاتی ہے لیکن نیت خراب تھی اس لیے روز قیامت جب ان نیکیوں کے سب سے زیادہ ضرورت ہو گی تو وہ سب کچھ جو کمایا ضائع ہو چکا ہو گا۔

اس لیے صدقہ کرتے ہوئے

☆ اللہ کے لیے دیناچاہیے

☆ نیت کی خوبی اخلاص کے ساتھ دیناچاہیے.

☆ دکھاوے، اذیت، احسان جتانے سے پرہیز کرناچاہیے.

☆ دینے کے حلال اور پاکیزہ مال خرچ کرو. چیز دیکھنے کے لیے بھی اچھی ہو کھانے پینے کی بھی چیزیں دو۔

❖ آیت269

حکمت کیاچیز ہے؟

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ☆ اس سے مراد قرآن میں سمجھ بوجھ ہے

☆ دین کا علم رکھنا ہے

☆ نبوت مراد ہے

☆ اللہ کی خشیت بھی اس سے مراد لی گئی

☆ درست بات تک جاپہنچنا

☆ عقل و سمجھ

☆ دین و دنیا کی اصلاح

یہ سب چیزیں حکمت سے تعلق رکھتی ہیں

▪ جب انسان کے اندر حکمت آجاتی ہے اور ساتھ ہی مال بھی مل جاتا ہے تو اس کو یہ سمجھ آجاتی ہے آخرت کے حساب سے بہترین انویسمنٹ کیا ہے۔

پھر اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ میرا مال مجھے آخرت کو سامنے رکھ کر بہترین طریقے سے کہاں لگاناچاہیے۔

حکمت صرف مال کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ حکمت کا تعلق تو پوری زندگی سے ہے

▪ **حکمت کے عمومی معنی** درست وقت پر درست کام کرنا.

▪ عقلمند شخص اپنے ہر لمحے سے آخرت کا فائدہ کمائے۔

صبح سے شام تک ہر لمحہ بہترین طریقے سے گزارے اللہ کی رضا کے مطابق۔

? دنیاکاکام کرتے ہوئے یہ سوچیئے کہ اس کے ذریعے آخرت کیسے کمائی جاسکتی ہے۔

اور ہماراحال یہ ہے کہ ہم آخرت کے لئے کام کرتے ہوئے بھی دنیا کا سوچ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے بدلے مجھے دنیا میں کیا ملے گا۔

سوچ بدل لیں دنیاکاکام کرتے ہوئے سوچیں آخرت میں اسکے بدلے کیا ملے گا۔

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے وہ بھلا کیسے آپ کو تنہا چھوڑ دے گا، اسکا پورا یقین ہونا چاہئیے کہ وہ میری مدد کرے گا۔

اللہ تعالی تو ایک ذرہ کی بھی قدر دانی کر تا ہے۔

❖ آیت270

جس وقت جہاں جو کچھ آپ دیتے ہیں کسی کے سامنے یا چھپا کر اللہ کو فورا پتہ چل جاتا ہے، وہاں حاضری لگ جاتی ہے، دنیاوالوں کے ریکارڈ میں نہ بھی آئے اللہ کے ریکارڈ میں آجاتا ہے۔

اللہ پھر آپ کی مدد کر تا ہے۔

بڑی اہم بات جو یہاں کی گئی

جو غریبوں، فقیروں، مسکینوں پر ظلم کرتے ہیں، صاحب حق کو اس کا حق نہیں دیتے اور ان کا مال بھی اپنے مال میں جمع رکھتے ہیں نہ زکوۃ دیتے ہیں نہ صدقہ دیتے ہیں وہ اصل میں اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں

انکاانجام:

- دنیامیں بھی اپنے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔
- آخرت میں بھی کوئی ساتھ نہیں دے گا۔
- اللہ کی مدد بھی ایسے لوگوں کو نہیں آتی۔

یادرکھیے

صدقہ ساری رکاوٹوں کو دور کر دیتاہے خصوصاجب اللہ کے لئے صدقہ کریں۔

کسی کام میں کوئی رکاوٹ آئے صدقہ کے ذریعے اسے دور کیجیے۔

❖ آیت271

بعض اوقات بتا کر دینا بھی فائدہ مند کہ اس سے دوسروں کو بھی خیال آتاہے اور چھپا کر بھی دینا اچھاہے کہ اس سے لینے والے کی عزت نفس مجروح نہیں ہوتی

خفیہ صدقہ ظاہر صدقہ سے بہتر ہے۔

کون صدقہ دیناشروع کرے؟

☆ جس کو اپنے گناہوں کا خوف ہو

☆ جس کو اپنے گناہوں کی آگ ٹھنڈی کرنی ہو

☆ جس کو اپنے حالات سنوارنے ہوں

▪ کسی اور کو دینے سے اصل میں اپنے ہی نامہ اعمال میں جمع ہو رہا ہو تا ہے۔

❖ آیت272

صدقہ کرنے کا مقصد کیا ہو؟

☆ اللہ کے دیدار کا شوق ہو

☆ اللہ سے ملاقات کی محبت ہو

▪ اپنے بینک سے نکال کر اللہ کے بینک میں ڈالیں.

ہم بندوں کے بینک میں مال ڈال کر اسے محفوظ سمجھتے ہیں لیکن آخرت کے بینک میں یقین کے ساتھ جمع کیوں نہیں کرواتے ؟

◈ آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ صرف وہ عمل قبول کرتا ہے جو صرف خالص اسی کے لیے ہو اور اس کے کرنے سے اسی کا چہرہ مقصود ہو۔

◈ جو شخص اللہ کا چہرہ چاہنے کے لیے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔(مسند احمد)

ہمارے اور ہمارے رب کے بیچ میں گناہ رکاوٹ ہیں جب ہم صدقہ کرنے لگتے ہیں تو گناہ ہٹنے لگتے ہیں۔

جب اسی حال میں دنیا سے جائیں گے تو قیامت کی دن اللہ ایسے لوگوں کو اپنی رحمت سے اپنے چہرے کا دیدار کروائے گا

کیسے کیسے وعدے ہیں اس آیت میں اللہ کے

ہم سب چاہتے ہیں اللہ ہم سے راضی ہو تو اتنے خوبصورت اعمال بتادیئے، اللہ کے چہرے کے لئے دو، کیونکہ جو اسے دوگے وہ محفوظ ہو جائے گا اور جو چھوڑ جاؤ گے اس سے تو بندے بھی راضی نہ ہوں گے وہ بھی لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں بعد میں۔

❖ آیت273

اس آیت میں اصحاب صفہ کی طرف اشارہ ہے جو اپنے گھر بار چھوڑ کر دین سیکھنے کے لیے مدینہ آئے تھے۔اور جب جنگ کا موقع ہو تا تو آپ کے سپاہی بن جاتے یہ لوگ کاروبار وغیرہ نہیں کرتے تھے تو ان کو دینے کا کہا گیا۔

عموماًجب انسان اپنے برابر کے لوگوں کو دیتا ہے تو کسی نہ کسی طرح دیا ہوا واپس لوٹ آتا ہے لیکن ایسے لوگوں پر خرچ کرنا جو لوٹا نہیں سکتے بہت افضل ہے۔

❖ آیت274

یہ صدقات کے حوالے سے آخری آیت ہے۔

رات اور دن دونوں میں دینے کی بات کی گئی، رمضان کا ماہ بہترین موقعہ ہے اس آیت پر عمل کا، راتوں میں بھی صدقہ کریں اور دن میں بھی، چھپا کر بھی صدقہ کریں۔

صدقات رنج و غم، ڈپریشن دور کرنے کا باعث ہیں۔

❖ آیت275

سود کالین دین نا قابل معافی گناہ ہے.

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایسے گناہوں سے بچو جو معاف نہیں کیے جاتے، ایک روایت میں فرمایا کہ جن کا کفارہ نہیں ہوتا.

☆ جس نے کسی چیز میں خیانت کی قیامت کے دن اسے اس چیز کے ہمراہ لایا جائے گا۔

اور جس نے سود کھایا وہ اس کی وجہ سے قیامت کے دن دیوانہ اور بدحواس اٹھے گا۔

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سود کھانے والے، اس کے کھلانے والے، اس کی گواہی دینے والے، اس کا معاملہ لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی۔

سود میں ملوث ہر شخص برابر کا گناہ گار ہوتا ہے

◈ سود کے 72 دروازے ہیں سب سے کم درجے کا گناہ آدمی کا اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے.

❖ آیت276

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔

اللہ سود خور کا نہ صدقہ قبول کرتا ہے، نہ جہاد، نہ حج، نہ اس کی صلہ رحمی قبول کرتا ہے اس کے برعکس جو صدقات دیتا ہے اس میں برکت ڈالتا ہے اور دنیا و آخرت میں اس کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص سود کے ذریعے مال میں اضافہ کرے گا اس کے کام کا انجام مال کی قلت ہو گا.

حدیث کے مطابق

جس نے حرام کمایا پھر اس سے غلام وغیرہ آزاد کیا اور اس سے رشتہ داروں کا دیا تو وہ اس پر باعث گناہ ہو گا۔

یعنی حرام مال دینے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوتا ہے۔

❖ آیت282

اسے آیت کو **آیت دین** کہا جاتا ہے۔

سورت البقرۃ اس لحاظ سے بہت اہم کیونکہ اس میں قرآن مجید کی سب سے عظیم آیت اور سب سے طویل آیت موجود ہے۔

▪ مالی معاملات میں لکھت پڑھت کا حکم صرف غیروں کے لئے نہیں رشتہ داروں میں بھی لکھ لیا کرو، خاندانوں میں فتنہ فساد کی بنیادی وجہ مالی معاملات میں دھوکہ دہی ہے

اس لیے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ان معاملات کو لکھ لیا کرو.

لکھنے کی شرط

☆عدل کے ساتھ لکھنا

☆لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے، اس کا شکر کرے

دو عورتوں کی گواہی کی وجہ

ان کی آسانی کے لیے یہ حکم دیا گیا.

مالی معاملات کو نہ لکھنے کا نقصان

جھگڑے، فساد، خون ریزیاں، قطع تعلقی ہو گی، زندگی جہنم بن جائے گی، دنیا میں بھی نقصان ہو گا۔ اس لئے کہ اللہ کی نافرمانی کی ہے۔

رشتہ داروں میں پہلے تو لین دین کے وقت لکھتے نہیں پھر جب مسائل شروع ہوتے ہیں تو بد اخلاقی اور بد تمیزی شروع ہو جاتی ہے، اللہ کے حکم پر عمل نہ کرنا ایک دوسرے کو ذلیل کرنے کا باعث بنتا ہے۔

اہم سودے جیسے زمینوں کے سودے، مکانوں کے سودے اور بڑے بڑے کانٹریکٹ کرتے ہوئے گواہ بنا لیا کرو۔

مالی معاملات میں ان احکامات کی پابندی کرنے کا فائدہ

☆زندگی خوشگوار بن جاتی ہے۔

وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۖ وَيُعَلِّمُكُمُ ٱللَّهُۗ

مالی معاملات کے ساتھ اللہ تعالی نے تقوی کا ذکر کیا کیونکہ

☆جو تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کو یہ سارے کام سکھا بھی دیتے ہیں،

☆اس کے یہ سارے کام آسان ہوتے ہیں

☆ تقوی سے فرقان ملتا ہے.

❖ آیت 283

دل کے بھی گناہ ہوتے ہیں، دل کے بھی عمل (Action) ہوتے۔

ہیں ظاہری، باطنی، اقوال افعال سب میں گناہوں سے بچو اور تقوی اختیار کرو۔

وَلَا تَكۡتُمُواْ ٱلشَّهَٰدَةَۚ وَمَن يَكۡتُمۡهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٞ قَلۡبُهُۥۗ وَٱللَّهُ بِمَا تَعۡمَلُونَ عَلِيمٞ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو تمہارے دلوں میں ہے اللہ اس کا حساب لے گا تو صحابہ پر بہت خوف طاری ہو گیا کہ اس پر تو عمل نہیں ہو سکتا دل کے خیالات پر تو قابو نہیں کیا جا سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہوسمعنا و اطعناو سَلَّمْنا۔ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور کہ ہم نے تسلیم کر لیا.

اس پر اللہ تعالی نے ان کے دلوں میں ایمان بھر دیا۔

اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ تو اللہ تعالی نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا

پھر جب انہوں نے کہا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ تو اللہ تعالی نے ان کی بات مان لی

پھر جب انہوں نے کہا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ تو اللہ تعالی نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا

پھر جب انہوں نے کہا وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ تو اللہ تعالی نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا.

مثلا

حکم سنا تو سوچ لیا کہ عمل بھی کرنا ہے اللہ کا کوئی حکم سن لیا سود کے بارے میں یا قرض کے لین دین کو لکھنا ہے تو فورا دل سے مان لیا اور اطاعت شروع کر دی، یہ نہ سوچا کہ آج تو ممکن نہیں تو اللہ ایمان بڑھائے گا عمل کی توفیق دے گا ان شاء اللہ۔

❖ آیات 285-286

سورت البقرۃ کی آخری دو آیات

عرش کے نیچے سے دی گئی ہیں

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورت البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھا کرو کیونکہ یہ مجھے عرش کے نیچے سے ایک خاص خزانے سے دی گئی ہیں.

◈ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر رات سورت البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں اسے وہ کافی ہو جائیں گی۔

اس کے مختلف معنی کیے گئے ہیں

☆ ہر طرح کے شر سے کافی ہو جائیں گی۔

☆ کوئی چیز اس کو نقصان نہیں دے سکے گی۔

☆ تہجد کی نماز سے بھی کافی ہو جائیں گی۔ ایک معنی ہے یہ مراد نہیں کہ تہجد چھوڑ دیں لیکن اگر کبھی نہیں پڑھ سکیں تہجد تو یہ آیات تو پڑھ لیں۔

شیطان سے حفاظت کرنے والی آیات

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی تخلیق سے 2000 سال قبل ایک کتاب لکھ دی اور اس میں دو آیتیں نازل کر کے اس سے سورت البقرۃ کا اختتام فرما دیا۔

◈ جس گھر میں تین راتوں تک یہ دو آیات پڑھی جائیں گی شیطان اس گھر کے قریب نہیں آ سکے گا۔

❖ آیت 285

▪ اللہ تعالیٰ نے 104 کتابیں اتاریں، قرآن مجید، تورات، انجیل، زبور، 10 صحیفے موسیٰؑ، 10 صحیفے ابراہیمؑ اور شعیثؑ اور باقی پیغمبروں پر جو کتابیں نازل کی ہیں ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں.

کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا ہے، یہ اللہ کا احسان اور انعام ہے۔

قرآن مجید جو سب سے آخری کتاب ہے اس میں پچھلی ساری کتابوں کی تعلیمات کو محفوظ کر دیا گیا جو رہتی دنیا تک انسان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔

آیت 285 کی اس لیے اہمیت ہے کہ

اس میں ایمان کے سارے اجزاء مکمل ہو جاتے ہیں. اللہ پر، فرشتوں پر، رسولوں پر، کتابوں پر ایمان.

اس میں تقدیر کا ذکر نہیں ہے؟

☆ سمعنا واطعنا میں اللہ کے فیصلوں کو خوشی سے قبول کر لینا شامل ہے۔

☆ اللہ کی رضا پر راضی رہنا، کسی مشکل پر کوئی شکوہ نہ کرنا یہی تقدیر پر ایمان لانا ہوتا ہے.

☆ ایمان کی اصل چاشنی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام سن کر مان جائے.

☆ بخشش طلب کرنے سے پہلے اطاعت کی بات کی گئی۔

◈ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے.

◀ جب چاہیں کہ اپنے گناہ معاف ہوں تو کچھ کام کرنا چاہیے۔

☆ کبھی نماز پڑھ کر

☆ کبھی صدقہ کر کے

☆ کبھی روزہ رکھ کر

☆ کبھی علم کی مجلس میں شامل ہو کر

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کے طاقت اور وسعت محدود ہے، بندہ کمزور ہے، وہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میری وسعت سے زیادہ بوجھ نہ مجھ پر ڈالنا، بھول چوک معاف فرمانا۔

ان آیات کو پڑھ کر جو دعا مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

سورت آل عمران

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قرآن کو سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔ دو روشن سورتیں سورت البقرۃ اور سورت آل عمران کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن دو سائبانوں کی شکل میں یا پرندوں کی طرح دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی۔

❖ آیت 3

اللہ کی کتاب کے نزول کا مقصد: ہدایت کے لیے

❖ **آیت 14** اگر نہ مانے تو پکڑ بھی ہو گی

❖ آیت 7

متشابہات حروف مقطعات، ملائکہ کا بارے میں، کرسی، استوی علی العرش

ان باتوں کا تعلق غیب سے ہے جن کے بارے میں بہت زیادہ بتایا نہیں گیا ان کے پیچھے نہیں لگنا چاہیے۔ ان کے بارے میں بحث مباحثہ نہیں کرنا چاہیے۔

❖ آیت 8

اس آیت میں دلوں کی حفاظت کی بات کی گئی کیونکہ دل جسم کا اہم ترین حصہ ہے۔

ا☆یمان کی درستگی دل کی درستگی پر منحصر ہے.

☆ تقوی کا مقام بھی دل ہے.

☆ سوچنے سمجھنے کا آلہ ہے.

دل کی صفائی کی دعائیں مانگنی چاہییے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ

اے اللہ! میرے دل کو راہ نمائی عطا فرما، میری زبان کو درستگی عطا فرما اور میرے دل کے کینے کو دور فرما

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ قَلْبِیْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اے اللہ !میرے دل کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب میں رکھی ہے

☆ کثرت سے استغفار

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے اسی وجہ سے میں ایک دن میں 100 بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

☆ دل کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ

اے اللہ !بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے کان کے شر سے اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور اپنے مادہ منویہ کے شر سے۔

☆ دل کی ثابت قدمی اور اس کے ایمان سے مزین ہونے کی دعا کرنی چاہیے

اللھم حبب الینا الایمان و زیّنہ فی قلوبنا

اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دے اور اس کو ھمارے دلوں میں سجادے.

یہ دعائیں خاص کر ان لوگوں کو ضرور پڑھنی چاہیے جو دل کے گھٹن یا تنگی کا شکار ہیں یا کسی بھی دل کے مسئلے کا شکار ہیں.

❖ آیت 13

اس میں جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے

مسلمان کافروں کو اپنے سے دوگنا یعنی صرف چھ یا سات سو دیکھ رہے تھے اور کفار مسلمانوں کو اپنے سے دوگنا یعنی دو ہزار دیکھ رہے تھے۔

❖ آیت 14

اللہ تعالی نے ان چیزوں کی محبت دلوں میں رکھ دی ہے اور امتحان ہے کہ

☆ ان چیزوں سے زیادہ اللہ کی محبت ہے یا نہیں؟

☆ یا ان چیزوں کو اللہ کی اطاعت میں لگاتے ہیں یا نہیں؟

☆ یا ان چیزوں سے زیادہ محبت کرنے لگیں؟

ان چیزوں کی محبت برائی نہیں۔ خرابی تب ہے جب ان میں مشغول ہو کر اللہ تعالی کو بھول جائیں۔

❖ آیت 17

ٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلۡقَٰنِتِينَ وَٱلۡمُنفِقِينَ وَٱلۡمُسۡتَغۡفِرِينَ بِٱلۡأَسۡحَارِ

ان صفات کو پڑھ کر اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہمارے اندر یہ سب کچھ ہے

سچے وہ ہوتے ہیں:

☆ جنکی نیتیں بھی سچی ہوتی ہیں

☆ دل بھی سچے ہوتے ہیں

☆ ارادے بھی سچے ہوتے ہیں

☆ زبانیں بھی سچی ہوتی ہیں

☆ اعمال بھی سچے ہوتے ہیں

وَٱلْقَٰنِتِينَ

جو اللہ کا حکم ملے اسے مستقل مزاجی کے ساتھ کر ڈالتے ہیں

قنوت: دوام اطاعت یعنی اطاعت پر پابندی

وَٱلْمُنفِقِينَ

جہاں جہاں اللہ کا حکم ہے خرچ کرتے ہیں رشتہ داروں، مسکینوں، فقیروں، فی سبیل اللہ.

وَٱلْمُسْتَغْفِرِينَ بِٱلْأَسْحَارِ

یہاں سحری کے وقت کی فضیلت بھی پتہ چل رہی ہے۔ فجر کے وقت اٹھ کر معافیاں مانگتے ہیں

❖ آیت26

یاد رکھئیے

بھلائی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور بھلائی اور خیر کے کام کرنے کی توفیق بھی اللہ ہی دیتا ہے اس لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالی ہمیں بھی استعمال کر لے اور توفیق دے دے۔

❖ آیت30

اعمال نامے جب کھلیں تو کیا حال ہو گا۔

ایمان خوف اور امید کے بیچ میں ہوتا ہے انتہاپرستی درست نہیں ہے شدت پسندی نہ ہو کہ اللہ کا اتنا خوف طاری کر لیا کہ اللہ سے ناامید ہو جائیں اور نہ اتنے بے خوف ہو جائیں کہ اسکی پکڑ کا احساس نہ رہے

اللہ تعالی اپنی ذات سے کیوں ڈراتا ہے؟ تاکہ غفلت سے نکلیں۔

اللہ سے اس کے علم والے بندے ہی ڈرتے ہیں جو اللہ کو پہچانتے ہیں خود کو پہچانتے ہین دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

❖ آیت32

اتباع رسول ہی اللہ سے محبت کے دعوی کو سچا ثابت کر سکتا ہے۔

رسول سے محبت ہے تو زبانی ہی دعوی نہ کرو ثبوت بھی لاؤ اس لیے کہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ کو محبوب ہو اور نبی کریم ﷺ نے اسے بتایا نہ ہو۔

اللہ کی محبت تقاضہ کرتی ہے اطاعت اور عمل کا اور رسول ﷺ کی پیروی کا۔

یہ نہیں کہنا چاہیے کہ بس قرآن ہی کافی ہے نہیں صحیح احادیث پر بھی عمل کرنا ہے ورنہ اللہ کی محبت سے دوری ہے۔

آپ ﷺ کی مخالفت کفر، نافرمانی اور گمراہی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پانے کا نسخہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس بحرین سے مہمان آکر ٹھہرے۔ آپ نے اپنے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا وہ آپ کے وضو کے پانی کی طرف لپکے ان میں سے جو انہوں نے پایا وہ پیا جو زمین پر گرا اسے اٹھایا سینوں پر ملا چہروں پر لگایا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: کس چیز نے تمہیں اس پے اکسایا ہے ؟انہوں نے کہا: آپ کی محبت نے شاید کہ اللہ ہم سے محبت کرے اے اللہ کے رسول ﷺ۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تم سے محبت کرے تو تین خوبیوں پر ہمیشگی کرو۔ سچی بات، امانت کی ادائیگی اور اچھا پڑوسی بنو کیونکہ پڑوسیوں کو تکلیف دینا نیکیوں کو اس طرح مٹادیتا ہے جیسے سورج برف کو مٹادیتا ہے۔

❖ آیت 33

ابراھیم اور عمران کے ساتھ ان کی آل کی بھی بات کی۔

❖ آیت 35

آل عمران چلی کس سے اس واقعے سے ان کو چننے میں اس واقعے کا بڑا کردار ہے۔

کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں

☆ کچھ دین و دنیا دونوں کو ساتھ لیکر چلتے ہیں۔

☆ کچھ صرف دین کے لیے خالص ہوتے ہیں جیسے اصحاب صفہ۔ کچھ صحابہ یکسو ہو کر صرف دین کی خدمت کر رہے تھے اور کچھ لوگوں کو یکسو ہو کر ہر دور میں ایسا کرنا چاہیے

تو مریم کی والدہ نے بھی اپنی اولاد کو اللہ کے کام کے لئے وقف کیا۔

ایک عورت اپنے رب سے باتیں کر رہی ہے۔

لڑکی پیدا ہونے پر مایوس نہیں ہوئیں۔

لڑکی ہوتے ہوئے بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

▪ **کسی بھی مسئلے کا بہترین حل یہ ہے** کہ رب سے باتیں کریں اور مدد بھی ساتھ ساتھ مانگتے جائیں.

▪ اللہ سے دوستی کریں زندگی خوبصورت ہو جائے گی۔

ہم اللہ سے باتیں کیوں نہیں کرتے ؟

کیونکہ ہم سمجھتے ہیں اللہ کو سب کچھ پتہ ہے وہ تو ہے لیکن اللہ سے سرگوشیاں کریں۔

☆تربیت تو رب ہی کرتا ہے ماں باپ تو صرف کوشش ہی کرتے ہیں ہدایت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

بچوں کو رب کے حوالے کریں، ماحول سے اور بچوں سے پریشان ہو کر مایوس نہ ہوں دعاؤں میں کثرت کر دیں۔

اس طرح دعائیں مانگا کریں:

یا اللہ! جس طرح مصر میں یوسفؑ کی حفاظت کی تھی۔

جس طرح مدین میں موسیٰؑ کی حفاظت کی تھی۔

میرے بچوں کی بھی تو اسی طرح حفاظت فرما۔

اخلاص کے ساتھ کیا گیا کام اللہ تعالی قبول کرتا ہے۔

❖ آیت 37

سوالوں کے جواب دینا سیکھیں۔

- اسمارٹ، ذہین لوگ موقع کی مناسبت سے جواب جانتے ہیں۔
- اپنے بارے میں frequently asked question جو سوال لوگ اکثر آپ سے پوچھتے ہیں ان کے جواب تیار رکھیں
  - جیسے میں حجاب کیوں کرتی ہوں؟
  - دورہ قرآن میں کیوں جاتی ہوں؟

لوگوں کے سوالات پر غصہ ہونے کی بجائے جہاں سوال آئے جواب دے دیں۔

لوگ ذاتی زندگی کے بارے میں پوچھتے ہیں مثلاً کسی لڑکی کو طلاق ہو گئی کوئی پوچھے تو ضروری ہے کہ ساری کہانی بتائیں، ہر وقت معذرت والا رویہ کیوں رکھیں، ٹھنڈے طریقے سے بغیر جھگڑے، پورے اعتماد کے ساتھ سوال کا جواب دیں

جب کسی کے پاس نعمت دیکھیں فوراً دعا مانگیں کہ اللہ تو اسے عطا کر سکتا ہے تو مجھے بھی عطا کر۔

❖ آیت 41

نعمتوں کے استقبال کا طریقہ

جب خوشخبری ملے اللہ کا ذکر، شکر، صدقہ کریں۔

کسی بچی کو حمل ٹھہرے تو یہ کام کرے۔

❖ آیت 43

اطاعت کے ساتھ ساتھ عبادت کا اولین ترین کام نماز ہے۔

❖ آیت 45

☆ کبھی نیکیاں، قربانیاں ضائع نہیں جاتی۔

☆ اللہ کو دینے والے کبھی محروم نہیں رہتے۔

☆ اللہ کو دے کر تو دیکھیں چاہے مال ہو، اولاد ہو، وقت ہو اللہ دنیا میں بھی لوٹاتا ہے عزت عطا کرتا ہے۔

☆ اخلاص کے ساتھ کیا گیا کام ہو۔

اللہ سے کیے گئے وعدے سچے کریں پھر دیکھیں اللہ کس طرح عطا کرے گا۔

نذر مان کر پھر ٹال مٹول نہ کریں

❖ **آیت 48** یہ نبی علم والا ہو گا۔ یہ ہیں نعمتیں جو اللہ دیتا ہے۔

❖ **آیت 52** عیسیٰ علیہ السلام نے پورے اخلاص کے ساتھ بھرپور جواب دیا اسی لئے ان کو حواری کہا جاتا ہے

❖ **آیت 61** جب دلیل سے معاملہ حل نہیں ہوتا تو اس طریقہ سے معاملہ حل کیا جاتا ہے جسے مباہلہ کہا جاتا ہے۔

❖ **آیت 67** یہود، نصاری مشرکین سب ابراھیم علیہ سلام کو اپنے سے منسوب کرتے تھے تو بتایا گیا کہ ابراہیمؑ کا تعلق کسی خاص گروہ اور فرقے سے نہیں ہے۔ کوئی فرقہ واریت نہیں۔

❖ **آیت 75** اگر ایک شخص خرابی کرتا ہے تو وہ ایک شخص کا عمل ہے اس کی وجہ سے سارے گروہ کو برا نہیں کہنا چاہیے۔

❖ **آیت 79** **کتاب پڑھنے کا اصل مقصد کیا ہے؟** ربانی بننا

❖ آیت 83

دین کیا ہے؟ اسلام

اسلام کا مطلب ہے فرمانبرداری.

ساری کائنات کا دین اسلام ہے کیونکہ سب اللہ کے فرنبردار ہیں

❖ آیت 85

اللہ کے یہاں مقبول دین, دین اسلام ہے اس لیے ہمیں بھی اس پر راضی ہو جانا چاہیے۔

اس لیے صبح وشام تین تین بار یہ دعا مانگنی چاہیے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا

میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہوا

❖ آیت90

دین کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے اس لیے اس معاملہ میں ڈرتے رہنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو ہدایت کی نعمت چھن جائے۔

وہاں صدقہ قبول نہ ہو گا

▪ آج دنیا میں ذرہ برابر کی گئی نیکی بھی قبول ہو جاتی ہے لیکن روز قیامت زمین بھر سونا بھی قبول نہیں ہو گا۔

◈ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی قیامت کے دن دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا اگر تجھے زمین کی ساری چیزیں مل جائے تو کیا تم وہ فدیہ میں دو گے ؟ وہ کہے گا ہاں۔ اللہ تعالی فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جب کہ تو آدم کی پیٹھ پہ تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو میرے ساتھ شرک پر ہی مُصِر رہا تو اب توبہ نہیں قبول ہو سکتی۔

آج کھجور کا آدھا ٹکڑا صدقہ کیا تو اسکا فائدہ پہنچے گا، لیکن اگر کوئی شرک و کفر کے ساتھ مرا تو پیچھے سے اسکی اولاد جو مرضی اسکی طرف سے صدقہ کرئے مرنے والے اس کا کو فائدہ نہ پہنچے گا۔

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)